تبصرہ کتب

ڈاکٹر عبدالمجید سندھی، پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں، سنگ میل پبلیکیشن، لاہور، ۱۹۹۴ء، ۵۵۸ ص ص، قیمت ۲۵۰ روپے۔

برصغیر پاک و ہند میں روحانیت اور باطنی ربط و ضبط کو انسانی زندگی کی مستقل اور اعلیٰ ترین قدر کا درجہ حاصل رہا ہے۔ اس لحاظ سے یہ خطہ زمین دنیا بھر کی ثقافتوں میں ایک جداگانہ اور منفرد پہچان رکھتا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی، دونوں سطحوں پر یہاں کا انسان ابھی تک اس شکست و ریخت اور داخلی انتشار سے محفوظ ہے۔ جس کا شکار ہو کر مغربی معاشرے زندگی کے ارفع تر نصب العین کی بصیرت سے محروم ہو چکے ہیں۔ مغربی تہذیب نے عقل و منطق کے منتر سے مادہ پرستی کا وہ جادو جگایا ہے کہ خلق خدا معاش و معیشت کو ہی انسانی زندگی کا اول و آخر سمجھنے لگی ہے۔ باطنیت کا رشتہ عقیدے سے ہے اور عقیدہ ظاہری علوم کی دسترس سے باہر کی شے ہے۔ مغربی تہذیب جس کی بنیاد ہی سبب اور نتیجہ کی منطق پر ہے، دنیا میں رونما ہونے والے وجودی بحران کو سمجھنے سے ہی قاصر ہے، اسے حل کرنا تو خیر اس کے اختیار سے بالکل باہر کی بات ہے۔ مادہ پرستی ہماری زندگیوں کو بھی خاصا آلودہ کر چکی ہے، لیکن اسے ہمارے اہل طریقت کا فیض جاریہ ہی سمجھئے کہ باطنیت سے ابھی ہمارا ربط ٹوٹا نہیں ہے۔

ڈاکٹر عبدالمجید سندھی کی کتاب "پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں" آج کے حوالے سے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ دیکھا جائے تو مصنف نے اپنے وسیع و عمیق مطالعے کے توسط سے اس خطے کی باطنی تاریخ مرتب کر دی ہے۔ برصغیر میں تصوف اور طریقت کی تحریکیں صدیوں پر محیط ہیں۔ انہیں سمیٹ کر ایک تاریخی اور ثقافتی تناظر میں یک رخ کرنا بجائے خود ایک مشکل کام ہے۔ لاتعداد کتب و رسائل و ملفوظات کے انتخاب سے ایک مختصر لیکن جامع تاریخ کا ترتیب دینا بصارت کا ہی نہیں، بصیرت کا بھی متقاضی ہے۔ زیر نظر کتاب ایک ہمہ پہلو کاوش ہے جس میں مصنف نے نہ صرف تصوف کے مفہوم پر سیر حاصل بحث کی ہے بلکہ صوفیاء کرام کی ذاتی زندگیوں، فرمودات اور ریاضت و مجاہدات کی روشنی میں تصوف کی نظری اور عملی حقیقت کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس کتاب کا آغاز چالیس صفحات پر مشتمل مقدمے سے ہوتا ہے جس میں مختلف حوالوں سے "تصوف" اور "صوفی" کی نہایت مختصر الفاظ میں تعریف کی گئی ہے۔ جس کے بعد صوفی کی زندگی کے مخصوص آداب اور اس ضمن میں تصوف کی رائجہ اصطلاحوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ بعض صوفیوں کے افکار اور طریقہ زندگی پر گاہے بہ گاہے جو تنقید ہوتی رہی ہے، اس پر بحث کی گئی ہے۔ آخر میں مصنف نے اپنے مقدمے میں تصوف کے تاریخی ارتقا کے سرسری تذکرے کے بعد پاکستان میں تصوف کی ابتدا اور ارتقا کا جائزہ لیا ہے اور اس سلسلے میں ان تصانیف کی فہرست بھی دی ہے جو بعض صوفیاء کرام کی سوانح اور تعلیمات کے بارے میں منظر عام پر آئی ہیں۔

یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے جن میں سے پہلے دو باب قدیم بزرگان دین اور حضرت داتا گنج بخش کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ باقی کے پانچ ابواب میں صوفیاء کرام کے سلسلوں، سلسلہ قادریہ، چشتی سلسلہ، قلندری طریقہ، سہروردی سلسلہ اور نقشبندی سلسلہ کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔ ہر باب میں ایک نظم کو ملحوظ رکھتے ہوئے مذکورہ سلسلے کے اکابرین اور علم و عرفان میں پیش رفتہ عارفوں کے احوال اور باطنی تجربات کو زیادہ تفصیل سے قلم بند کیا گیا ہے۔ مثلاً سلسلہ قادریہ میں حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت میاں میر اور حضرت سلطان باہو کے سوانحی حالات، باطنی علم، اخلاق و کردار، ریاضت و مجاہدات اور اقوال و ارشادات تفصیلاً بیان کئے گئے ہیں جبکہ ان عارفین بلند مرتبت کی اولاد، تلامذہ اور مریدوں کا ذکر ہر کسی کے مرتبے اور روحانی درجے کے مطابق کیا گیا ہے۔ اس باب میں بعض صوفیاء کرام کا شجرہ نسب بھی درج ہے۔ جبکہ طریقت کے بعض پیچیدہ مسائل پر مختلف سالکین کی آراء اور اقوال بھی ملتے ہیں۔ مثلاً تصوف میں "تنزل" کا مفہوم اس کے لغوی معنوں سے بالکل مختلف ہے۔ سید اسماعیل نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے کہ وجود مطلق نے مرتبہ اولیٰ یا مرتبہ لاتعین سے علی الترتیب نزول فرما کر اس کائنات میں ہمہ رنگی پیدا کی ہے۔ نزول کے ان زینوں کو "تنزلات" کہتے ہیں۔ یہ چھ زینے ہیں۔ احدیت، واحدیت، عالم ارواح، عالم مثال، عالم اجسام، انسان ۔ عارفین کے تذکرے کے دوران ایسے مسائل پر گفتگو زیر نظر کتاب کی افادیت میں اضافہ کرتی ہے اور مختلف صوفیانہ تحریکوں کی حقیقی سمت کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ ہر باب کے آخر میں مذکورہ سلسلے سے منسوب شعراء کرام کا عارفانہ کلام بھی شامل کیا گیا ہے۔ مثلاً چشتیہ سلسلے میں حضرت ملا شاہ، شاہ

حسین، شاہ مراد، سلطان باہو، بلھے شاہ کی پنجابی شاعری اور شاہ عبداللطیف بھٹائی، سچل سرمست، قادر بخش بیدل، پیر علی گوہر شاہ اصغر کی سندھی شاعری کے نمونے مع اردو تراجم شامل کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر باب کا اختتام، ماخذ کے عنوان سے فارسی، اردو، پنجابی اور سندھی کتب کی فہرست سے کیا گیا ہے۔ یعنی ہر باب کا مواد مذکورہ کتب سے اخذ کیا گیا ہے۔

مختصر یہ کہ پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں، ڈاکٹر عبدالمجید سندھی کی ایک فاضلانہ کاوش ہے۔ اسے ایک اہم دینی خدمت بھی قرار دیا جا سکتا ہے لیکن اس کتاب کا ایک اور بڑا کارنامہ یہ ہے کہ یہ ہمیں ان اہل علم اور اولیاء اللہ سے روشناس کراتی ہے جن سے ہماری گزری نسلوں نے پشت در پشت روحانی فیض حاصل کیا۔

آفتاب اقبال شمیم